49006 ـ تين مسجدوں كے علاوہ كہيں اعتكاف نہيں ہے

سوال

ميں نے ايك حديث سنى ہے كہ: مسجد حرام، اورمسجد نبوي اور مسجد اقصى كے علاوہ كہيں اعتكاف كرنا صحيح نہيں " تو كيا يہ حديث صحيح ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جس حديث كى طرف سائل نےاشارہ كيا ہے اسے امام بيھقى رحمہ اللہ تعالى نے حذيفہ رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے، انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما كو كہا: ميں نے ان لوگوں كے پاس سے گزرا جو آپ اور ابو موسى رضى اللہ تعالى عنہ كے گھر كے مابين (مسجد ميں) اعتكاف كيے ہوئے تھے، اور مجھے علم تھا كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا ہے:

" تين مساجد كے علاوہ اعتكاف نہيں ہے: مسجد حرام "

تو عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے: لگتا ہے آپ بھول گئے ہيں اور انہوں نے ياد ركھا، اور تو غلط ہے، اور وہ صحيح ہيں.

سنن بيھقى (4 / 315) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اس حديث كو السلسلۃ الاحاديث الصحيحۃ (2876) ميں صحيح كہا ہے.

دوم:

اور اس مسئلہ كے حكم ميں جمہور علماء كرام كا مسلك يہ ہے كہ اعتكاف كے ليے ان تين مسجدوں ميں سے ايك ميں اعتكاف كرنا شرط نہيں اور انہوں نے مندرجہ ذيل فرمان بارى تعالى سے استدلال كيا ہے:

فرمان بارى تعالى ہے:

اور تم ان سے مباشرت نہ کرو اس حال میں کہ تم مساجد میں اعتکاف کیے ہوئے ہو البقرۃ (187).

اور اس آیت میں مساجد کا لفظ عام ہے جو کہ ہر مسجد کو شامل ہے لیکن جس پر دلیل مل جائے کہ اس مسجد میں اعتکاف کرنا صحیح نہیں، مثلا وہ مسجد جس میں نماز باجماعت نہیں ہوتی، جبکہ اعتکاف کرنے والے پر نماز باجماعت فرض ہو.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (48985) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے آیت کے عموم سے استدل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے:

آخری عشرہ میں سب مساجد میں اعتکاف کرنے کا باب کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

اور تم ان عورتوں سے مباشرت نہ کرو کہ تم مسجدوں میں اعتکاف کیے ہوئے ہو، یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں ان کے قریب بھی نہ جاؤ، اسی طرح اللہ تعالی اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تا کہ وہ متقی بن جائیں اھـ

اور آج تك مسلمان اپنے ملك كى مساجد ميں اعتكاف كرتے چلے آئے ہيں، جيسا كہ امام طحاوى رحمہ اللہ تعالى نے " مشكل الآثار " ميں ذكر كيا ہے.

ديكھيں: مشكل الآثار (4 / 205).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

تینوں مساجد: مسجد حرام، مسجد نبوي، اور مسجد اقصی میں اعتکاف کرنے کا حکم کیا ہے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

تینوں مساجد: مسجد حرام، مسجد نبوی، اور مسجد اقصی کے علاوہ باقی مساجد میں بھی اعتکاف کے وقت میں اعتکاف کرنا مشروع ہے، اور یہ صرف تین مساجد کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ ان تین مساجد میں اور ان کے علاوہ باقی دوسری مساجد میں بھی اعتکاف ہو سکتا ہے، یہ سب مسلمان آئمہ کرام جن کے مسلك كى اتباع كى جاتى ہے كا مسلك ہے، مثلا امام احمد، امام شافعی، امام مالك، اور امام ابو حنيفہ وغيرہ رحمہم اللہ جميعا.

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور تم ان عورتوں سے مسجدوں میں اعتکاف کرنے کی حالت میں مباشرت نہ کرو، یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں ان کے

قریب بھی نہ جاؤ، اللہ تعالی اسی طرح اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تا کہ وہ متقی بن جائیں.

اور مساجد کا لفظ عام ہے جو زمین میں سب مساجد کے لیے ہے، اور یہ جملہ روزوں کی آیات کے آخر میں بیان ہوا ہے جس کا حکم ساری زمین پوری امت کو شامل ہے، اور جسے روزے رکھنے کا خطاب ہے وہ لوگ اس خطاب میں بھی شامل ہیں، اسی لیے سیاق اور خطاب میں متحد یہ احکام اس فرمان کے ساتھ ختم ہوئے ہیں:

یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں، لہذا ان کے قریب بھی نہ جاؤ، اسی طرح اللہ تعالی لوگوں کے لیے اپنی آیات بیان کرتا ہے تا کہ وہ متقی بن جائیں.

اور بہت بعید ہے کہ اللہ تعالی امت کو ایسے خطاب سے مخاطب ہو جس میں امت کے بہت قلیل سے لوگ شامل ہوں، اور رہی حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ والی حدیث:

" تین مساجد کے علاوہ اعتکاف نہیں "

تو اگر یہ قدح و جرح سے سلیم رہے تو یہ نفی کمال کے لیے ہے، یعنی سب سے زیادہ کامل اعتکاف وہ ہے جو ان تین مساجد میں ہو، اور یہ ان مساجد کےشرف اور فضل کی بنا پر ہے، اور اس طرح کی ترکیب بہت زیادہ ہے میری مراد یہ ہے کہ بعض اوقات اس سے نفی کمال مراد ہوتی ہے، نہ کہ حقیقت اور صحت کی نفی ۔ مثلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی " اور اس طرح کی دوسری احادیث.

اور اس میں کوئی شك نہیں نفی میں اصل چیز تو حقیقت شرعیہ یا حقیقت حسی کی نفی ہے، لیکن اگر اس کو منع کرنے والی کوئی دلیل پائی جائے تو اسے لینا متعین ہو گا، جیسا کہ حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے، یہ اس وقت ہے جب یہ جرح وقدح سے سلیم مانی جائے. واللہ اعلم. اھـ

دیکھیں: فتاوی الصیام صفحہ نمبر (493).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

" تین مساجد کے علاوہ کہیں اعتکاف نہیں " کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

اور اگر یہ حدیث صحیح ہو تو کیا اس کا معنی یہ ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ کہیں اعتکاف نہیں ہو سکتا ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

ان تین مساجد کے علاوہ دوسری مساجد میں بھی اعتکاف صحیح ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس مسجد میں نماز باجماعت ادا کی جاتی ہو، اور اگر اس مسجد میں نماز باجماعت ادا نہیں ہوتی تو اس میں اعتکاف کرنا صحیح نہیں لیکن اگر کوئی شخص ان تین مساجد میں اعتکاف کرنے کی نذر مانے تو اسے نذر پوری کرنے کے لیے اس میں اعتکاف کرنا لازم ہو گا" اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (15 / 444).

واللہ اعلم .